بسم اللہ الرحمن الرحیم

امام کا دوسری رکعت پر بھولے سے سلام پھیرنے کے بعد لقمے سے نماز مکمل کرنے کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

چار رکعتی فرض نماز کی جماعت میں امام نے دوسری رکعت پر ایک طرف سلام پھیر دیا، اور "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" مکمل کہہ دیا، پھر کسی مقتدی نے لقمہ دیا، توامام دوسرا سلام پھیرنے سے پہلے ہی تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہوگیا، اور پھر چوتھی رکعت مکمل کر کے سجدہ سہو کے ساتھ نماز مکمل کرلی۔ کیا امام نے درست کیا؟

جواب

پوچھی گئی صورت میں امام کا ایسا کرنا درست تھا، اور اس کی وجہ سے نماز میں کوئی خلل نہیں آیا، جس کی تفصیل یہ ہے کہ اگر نمازی کو یہ گمان ہو کہ اس نے نماز مکمل کرلی ہے، اور اس نے اس گمان پر چار رکعت پوری ہونے سے پہلے سلام پھیر دیا، تو اس کے لیے حکم یہ ہوتا ہے کہ اگر اس نے نماز کے منافی کوئی عمل نہیں کیا، تو وہ بقیہ رکعتیں ادا کر کے آخر میں سجدہ سہو کے ساتھ نماز مکمل کرلے، اور پوچھی گئی صورت میں بھی جب بھول کر دو رکعت پر ایک طرف سلام پھیرا تھا، تو ابھی تک امام نے ایسا کوئی عمل نہیں کیا، جو نماز کے منافی ہو، لہذا وہیں سے اٹھ کر بقیہ رکعتیں مکمل کر کے، آخر میں سجدہ سہو کرلینا کافی تھا، اور امام نے ایسا کیا بھی ہے، تو امام کا ایسا کرنا بالکل درست تھا، اور اس کی وجہ سے نماز میں کوئی خلل نہیں آیا۔

نیز ایسی صورت میں جب امام چار رکعت والی نماز میں دوسری رکعت کے قعدہ کو لمبا کردے، جس سے یہ گمان ہو کہ امام بھول کر اسے آخری رکعت سمجھ رہا ہے، تو اس مقام پر حکم شرعی یہ ہوتا ہے کہ مقتدی لقمہ نہ دے، کیونکہ ممکن ہے کہ امام نے اسے آخری رکعت نہ سمجھا ہو، بلکہ دوسری سمجھ کر ہی التحیات پڑھ رہا ہو، لیکن اس بار التحیات کو آہستہ آہستہ ترتیل سے پڑھ رہا ہو، اسی طرح یہ بھی ممکن ہے کہ واقعی اس نے اس دوسری رکعت کو آخری سمجھا ہو، تو ایسی صورت میں چونکہ کثیر تاخیر کی وجہ سے ترک واجب اور سجدہ سہو لازم ہو چکا ہوگا، لہذا ان دونوں صورتوں میں لقمہ بلاضرورت ہونے کی وجہ سے، لقمہ نہ دینے کا حکم ہوتا ہے، اور سوال میں مذکور صورت میں سلام پھیرنے سے پہلے چونکہ مقتدیوں نے لقمہ نہیں دیا تھا، جیسا کہ واضح ہو رہا ہے، لہذا مقتدیوں نے درست عمل کیا کہ امام کے سلام پھیرنے سے پہلے لقمہ نہیں دیا۔

پھر جب امام نے ایک طرف سلام پھیرا، تو اب حاجت اور ضرورت ثابت ہوئی، کہ اب نہ بتانے سے خلل و فساد نماز ہو سکتا تھا، کہ امام نے نماز مکمل سمجھ کر سلام پھیرا ہے، ممکن ہے کہ امام سے منافی نماز کوئی کام مثلاً کلام وغیرہ واقع ہو اور نماز فاسد ہوجائے، لہذا

اس مقام پر مقتدیوں کو لقمہ دینے کا حکم ہوتا ہے، اور سوال میں مذکور صورت میں مقتدی نے امام کے سلام پھیرنے پر بالکل برمحل لقمہ دیا، اور درست عمل کیا، جس کی وجہ سے نماز میں کوئی خلل نہیں آیا۔

نور الایضاح مع مراقی الفلاح میں ہے "(لو توهم مصل رباعية) فريضة (أو ثلاثية) ولو وترا (أنه أتمها فسلم ثم علم) قبل إتيانه بمناف (أنه صلى ركعتين أتمها وسجد للسهو) لبقاء حرمة الصلاة" ترجمہ: چار رکعت فرض نماز، یا تین رکعت نماز پڑھنے والے نے اگرچہ وہ وتر ہو، اگر یہ گمان کیا کہ اس نے نماز پوری کرلی اور سلام پھیر دیا پھر نماز کے خلاف کوئی عمل کرنے سے پہلے اسے یاد آگیا کہ اس نے دو رکعتیں پڑھی ہیں تو اسے حکم ہے کہ وہ بقیہ نماز پوری کرے اور سجدہ سہو کرے کیونکہ (منافی نماز کوئی کام نہ کرنے کی وجہ سے) نماز کی تحریمہ باقی ہے (لہذا اسی پر بنا کرنا درست ہے)۔ (نور الایضاح مع مراقی الفلاح، صفحہ 247، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

بہار شریعت میں ہے "ظہر کی نماز پڑھتا تھا اور یہ خیال کرکے کہ چار پوری ہوگئیں دو رکعت پر سلام پھیر دیا، تو چار پوری کرلے اور سجدۂ سہو کرے۔" (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 4، صفحہ 718، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

فتاوی رضویہ میں ہے "جب امام کو قعدہ اولیٰ میں دیر ہوئی اور مقتدی نے اس گمان سے کہ یہ قعدہ اخیرہ سمجھا ہے، تنبیہ کی تو دو حال سے خالی نہیں، یا تو واقع میں اس کا گمان غلط ہوگا، یعنی امام قعدہ اولیٰ ہی سمجھا ہے اور دیر اس وجہ سے ہوئی کہ اس نے اس بار التحیات زیادہ ترتیل سے ادا کی، جب تو ظاہر ہے کہ مقتدی کا بتانا نہ صرف بے ضرورت، بلکہ محض غلط واقع ہوا، تو یقیناً کلام ٹھہرا اور مفسد نماز ہوا۔۔۔ یا اس کا گمان صحیح تھا، غور کیجئے تو اس صورت میں بھی اس بتانے کا محض لغو و بے حاجت واقع ہونا اور اصلاح نماز سے اصلاً تعلق نہ رکھنا ثابت کہ جب امام قدہ اولیٰ میں اتنی تاخیر کرچکا، جس سے مقتدی اس کے سہو پر مطلع ہوا، تو لاجرم یہ تاخیر بقدر کثیر ہوئی اور جو کچھ ہونا تھا، یعنی ترک واجب و لزوم سجدہ سہو وہ ہوچکا، اب اس کے بتانے سے مرتفع نہیں ہوسکتا اور اس سے زیادہ کسی دوسرے خلل کا اندیشہ نہیں، جس سے بچنے کو یہ فعل کیا جائے کہ غایت درجہ وہ بھول کر سلام پھیر دے گا، پھر اس سے نماز تو نہیں جاتی، وہی سہو کا سہو رہے گا، ہاں جس وقت سلام شروع کرتا، اس وقت حاجت متحقق ہوتی اور مقتدی کو بتانا چاہئے تھا کہ اب نہ بتانے میں خلل و فساد نماز کا اندیشہ ہے کہ یہ تو اپنے گمان میں نماز تمام کرچکا، عجب نہیں کہ کلام وغیرہ کوئی قاطع نماز اس سے واقع ہوجائے، اس سے پہلے نہ خلل واقع کا ازالہ تھا، نہ خلل آئندہ کا اندیشہ، تو سوا فضول و بے فائدہ کے کیا باقی رہا، لہذا مقتضائے نظر فقہی پر اس صورت میں بھی فساد نماز ہے، نظیر اس کی یہ ہے کہ جب امام قعدہ اولیٰ چھوڑ کر پورا کھڑا ہوجائے، تو اب مقتدی بیٹھنے کا اشارہ نہ کرے، ورنہ ہمارے امام کے مذہب پر مقتدی کی نماز جاتی رہے گی کہ پورا کھڑے ہونے کے بعد امام کو قعدہ اولیٰ کی طرف عود ناجائز تھا، تو اس کا بتانا محض بے فائدہ رہا اور اپنے اصلی حکم کی رو سے کلام ٹھہر کر مفسد نماز ہوا۔" (فتاوی رضویہ، جلد 07، صفحہ 264، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا عبد الرب شاکر عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-5192

تاریخ اجراء: 29محرم الحرام1448ھ/15جولائی2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net